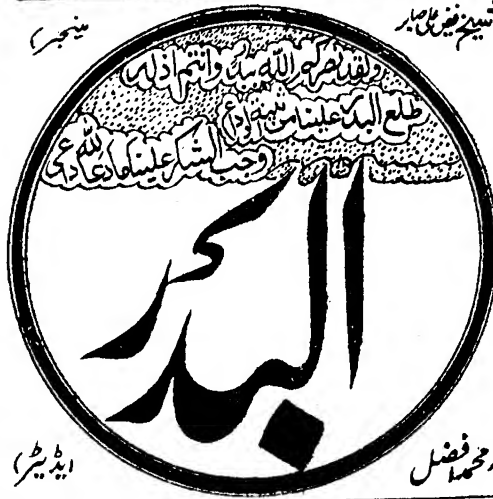


میں نے



محمد فضل

(ایڈیٹر)

[illegible]

۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲

نمبر ۳۲ | قادیان دارالامان - ۲۰ شعبان ۱۳۲۰ ھجری مطابق ۳۱ نومبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ | جلد ۱

تلاوة الہمام ورویا

پہلے کے تعلق کے مراد تو یہ کہ جسے حضرت اقدس نے
 دیا میں وہ کیا کہ کچھ کہتا ہیں ہیں جیسے بار بیس بیس
 تیس لکھا ہوا تھا۔ پھر اہام ہوا۔ واللہ شدید
 العقاب۔ انھوں نے یحسبون۔
 روایں حضرت اقدس کو اہام ہوا۔ خسف القمر
 والشمس فی مہضان۔ فباى الزلزلہ
 رنگا نکدین۔ اپنے روایں میں سورۃ عبدالم
 صاحب جو کہ پاس بیٹھے تھے فرمایا کہ الزلزلہ مراد
 میں ہوں (یعنی حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اور اسلام کی تائید میں ایک عظیم الشان نشان سمسچی احمدی
متناسکی وجہ سے البدر نمبر بھی اپنے وقت پر نہ شائع ہو سکا
کیونکہ کاتب محروف تیریہ ایک محبوبہ ری امر تھا ہم ایسے
کرتے ہیں کہ ناظرین بھی برائے حصول تواضع اپنی رشیدی
ظاہر فرما کر ہمیں مشکور کریں گے۔

کیونکہ سر دوست البدر کی اشاعت بہت کم ہے اور ابھی اسکی مثال ہی اُس بچہ کی ہے جسے تولد ہوئے ہونے ایک ماہ بھی نہیں ہوا اگر خدا کا فضل دستگیر ہو اور اسکی نصرت شامل حال ہوئی تو میرے کہہ کر ایک کی جلد پوری ہو جاوے گی احمد صاحب مجھے انتہاسے شک وہ اس اخبار کو پھارنا فانی انسانہ خیال کریں بلکہ میری جماعت کی ایک ٹری اجتیناج کو پورا کرنے کا سہ ایک آلہ خیال کر کے میرا تہہ ٹھکانہ اور اسکی سستی کام اور تیار کر کے لئے حتیٰ الوسع کوشش کریں۔

اطلاع

چونکہ البد کے ساتھ مولوی محمد علی صاحب اچھا
منجبر ریو آف پلیٹین یا حضرت اقدس کا کوئی تعلق
نہیں ہے اس لئے ہمارے احباب البد کے متعلق
تمام غلط و کتابت وغیرہ صرف البد کے منبر اور ایڈیٹر
سے کیا کریں حضرت اقدس یا مولوی محمد علی صاحب
یا کسی اور صاحب کے عزیز وقت میں حرج کرنا مناسب
نہیں۔

ہمارے ہمراہ ان کو ہم عظیم و دستِ محبت علی صاحبِ بزرگوار اہل البید
نے آفریقہ سے چار شخص خاص کے نام البید جاری کروا دیے۔ کرمی
حافظ عبد العزیز صاحب نے سیا لکھت سے البید کے دو فریاد
پیدا کئے ہیں۔

مکرمی میر خرمزید صاحب حیدر آباد دکن نے گیارہ اجنبی کے نام ارسال کر کے درخواست کی کہ اُن کے دوسری پیغامبر ایک سال کیواٹھارے روایت کیا جاوے۔

خدا تعالیٰ ہمارے تمام دوستوں اور سہاروں کو جزائے خیر عطا کرے اور توفیق دے کہ وہ بنی نوع انسان کی واسطے زیادہ بہتر اور نافع الناس ثابت ہوں۔

محمود اکرم بیگ صاحب قلعہ دہارے سے تحریر فرماتے ہیں کہ
الہدٰر میں بیعت کنندگان کے نام کی فہرست ضرور ہونی چاہیے
جواب۔ اس بات کے ضروری ہونے میں تو شک نہیں
مگر درست الہدٰر سے نبھا نہیں سکتا ایک تو اسکی اسات
دعویٰ بہت کم ہے دوسری ڈائری کے علاوہ دو صفحہ کے
مضامین اسجی ترتیب طلب ہیں میرے خیال میں یہ فہرست
الکاملہ بہت نارسا ہے۔

ہمیں بہت افسوس ہے کہ البدر نمبر سہ کی اشاعت میں مول
سے زیادہ التوا ہو گیا اور احباب کو ناخوش کرنا پڑا اور یہی
کس التوا کا باعث محض ایک دینی خدمت احمد سلسلہ کی ہے

کے کیا معنی ہیں۔ فرمایا کہ آیت میں اس قدر ہے صحیحاً کہ ہم پر اپنا انکار
نہیں کرتے کہ ایک زمانہ پر ایسا گذرنا ہے کہ وہ ہلکے اور ہلکے
میں مبتلا ہو کر بالکل مر گئے ہوں۔ مگر پھر اس دعا کی ہے انکو حضرت
کے ہاتھ میں اس وقت زندگی بخشی اور حضرت کی تربیت سے انکی عقل
خوابوں اور ادبوں پر ایک موت وارد کی جس سے انکو ایک نئی
بقا حاصل ہوئی اور انکا مزاج صرف اللہ تعالیٰ ہی رہ گیا۔

مولوی فتح الدین صاحب نے ایک حدیث پیش کی جسے وہ تادیل کے
مسح موعود پر چسپاں کرتا تھا جو حضرت کے فرمایا اس آیت
کی تفسیر ہے۔ اہل ان کی عقل کی تائید میں ہمارے شائع ہونے
کیا مٹا کر نشانہ ہمارے لیے کافی نہیں ہے۔ اول تو قرآن کا
مٹنا کوئی معنی نہ رکھتا۔ ﴿وَلَا يَمَسُّهُ الْكَفُورُ وَالْمُنَافِقُ﴾
یعنی ایسا مٹنا کہ کسی مسلمان کا مٹنا یعنی انکو
مٹنا کہ پھر یہ کلمہ لفظی کے معنی سے صرف اقدس سنانے سے جو
ذکر الہام نمبر ۲۰ میں بیٹے سے آیا ہے۔

اس کے پیش نظر حضرت صاحب احمدی ساکن مبارک حضرت اقدس سے
لکھا تھا کہ میں نے حضرت کے اخیر پر اسرار کیا تو اپنے فو
کہا کہ انکی تائید تو انکی ہی کے ہاتھ ہو گئی ہے جب آپ نے جنت کی توحید
جسم کے نزدیک سے جنت کے جویج ہوتی ہے کیا اس سے بچا گیا
اپنا بھی رہ گیا ہے۔

اس کے بعد گفتگو ہوتے ہوئے حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
فرمایا کہ حق کی یہ بھی ایک پہچان ہے۔ اسکی شناخت کا یہ ایک عہد
معیار ہے کہ دنیا اپنے ساری چیزوں سے اسکی مخالفت پر غور کرے
جان سے۔ مال سے۔ حق سے۔ اور اندرونی اور بیرونی
لوگ اور اپنے اور برے لوگ یا سبھی اسکی مخالفت پر کھڑے ہو کر
اور پھر ہر (حق) کے آگے جسے قدم رکھنا چاہے اور کوئی روک
انکی ترقی کو نہ روک سکے۔ پھر قرآن شریف میں ہے کہ ﴿لَا تَقْرَأُ﴾

نہیں دیکھنا کہ ہمارا کوئی وہ خط ہے۔ کوئی کچھ اور نہ کوئی
کیا اندرونی کیا بیرونی سب اکٹھے ہو کر ہماری تباہی کو شش میں گو
ہے مگر اللہ تعالیٰ نے ہر میدان میں ہمیں کیا کیا اور دشمنوں کو
ہر دوسرے کفر کے قتل کے قتل کا مقدر کیا مگر خدا تعالیٰ نے کوئی
دقیقہ ہماری برائی کا اٹھا نہ رکھا مگر کیا خدا تعالیٰ کوئی جگہ کہنا
ہماری ترقی کے خود خدا تعالیٰ ہی باعث اور محرک ہیں بہت لوگوں نے
انھیں کے رسائل میں اطلاع کیا کہ ہماری ہیئت کی اگر عظمت و عروج کا
موت ہو تو تو ہمیں انکا بھی مشکور ہونا پڑتا اور یہ بھی ایک شمع
شک کا ہوجانا مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے بچایا۔ ایک آیت کا
اقتدار بڑی نوکسان کرتا ہے اور ایک خدا خدا کرتا ہے ہمارے
ہماری جماعت خدا کی قسم بڑی اور آپاسی سے یہ خداؤں کا
پودہ کو کو انکا کھڑا رکھتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے دو طرح سے ہمارے
حد کی ہے ایک تو طاعون بیکار کہ اس کے ذریعہ سو (باقی آئے)

۸ نومبر ۱۹۰۲ء روز شنبہ

جس اس وقت حضرت اقدس نے نماز سے پیشتر ہمیں کی علاقہ
میں سے اس صاحب محمد رفیق صاحبی و محمد کو بعد صاف شریف
لائے ہوئے تھے۔ دونوں صاحبوں نے حضرت اقدس سے بیعت کی بیعت
بعد حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہماری کتاب کو خوب پڑھتے رہو تاکہ
واقفیت ہو اور کشتی زندگی کی تعلیم پڑھنے کی کہ نہ مارا اور پختہ
خط بھیجے رہو۔ پھر اس کے بعد نماز ہوئی اور حضرت شریف لکھو۔

سینئر [بوجہ ریشہ (ذکر نام و نزل) کے آن حضرت اقدس نے کٹر
جان مندوی رکھا۔

ظہر عصر [آج ظہر کے وقت نماز کے ساتھ عصر کی نماز بھی ہو
جس ہوئی کہ حضرت اقدس اس سلسلہ تہذیبی انیڈیا ایک عظیم الشان
مضمون لکھ رہے ہیں۔ ظہر کے وقت حضور والا نے ایک نوادر
صاحبی ملاقات کی اور انکو تائید کی کہ وہ اپنے والد کے حق میں
جو کہ حضرت اقدس کے سخت مخالف ہیں دعا کیا کریں انھوں نے عرض
کی کہ حضرت میں دعا کیا کرتا ہوں اور حضور کو بھی ہمیشہ کہا کرتا ہوں
حضرت اقدس نے فرمایا کہ تو جیسے دعا کرواپ کی دعا میں کو بیٹے
اور بیٹے کی باپ کی دعا میں قبول ہوا کرتی ہے اگر آپ بھی توجہ سے
کریں تو اسوقت ہماری دعا کا اثر ہوگا۔

لاہور سے ایک شخص کا خط آیا کہ اُسے خواب میں حضرت اقدس کی
بتا گیا کہ وہ سچا ہے اس شخص کی امداد ایک فقیر کے ساتھ تھی جو
کہ دانا گنج بخش کے مقبرہ کے پاس رہا کرتے اس شخص نے اُس سے
بیان کیا تو اُس نے کہا کہ مرزا قاسمی اتنے عرصہ سے ترقی کا ہونا اور ان
بدن حرج سے آزاد کی سچائی کی دلیل ہے پھر ایک اور شخص
وہاں تھا اُس نے کہا کہ میں بھی پوچھ لینے دے دوسرے دن اپنے
بتا گیا کہ مجھ خدا نے کہا ہے کہ مرزا مولانا نے اول فقیر نے کہا کہ مولانا
کہا کہ گاہ کہ وہ تیرا اور میرا ہم جیوں سب کا مولانا۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ کل خواب اور روایت ہوتے ہیں معلوم
ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ لوگوں کو خوابوں سے اطلاع
خدا کے فرشتے ہر طرح پھرتے ہیں جیسے آسمان میں مڑی ہوئی
وہ دونوں وراثت پھرتے ہیں کہ ان دونوں کو
پھر ایک اور شخص کا حال بیان کیا کہ جسے حضور عالی کی رز میں ایک
کتاب کہتے ہیں کہ اس کو خدا تعالیٰ نے حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے
کہ تو خود لکھتا ہے اور اس میں مرزا صاحب جو میں پھر اس سے
کہ وہ حقیقت حضرت اقدس کو لکھ کر روانہ کی اس کے بعد ہر روز نماز پڑھا
ہر میں اور حضرت اقدس کی تشریف لے گئے۔

مغرب و عشا [حضرت اقدس صبح محول شہ نشین پر جا رہے تھے
اجاب میں سے ایکے اٹھ کر صبح کی کہ حضرت نے خط کو لکھ دیا
میں واقعہ کی جو حدیث نقل فرمائی ہے

اس کے جواب میں حضرت اقدس نے فرمایا کہ اہل قیامت کا علم اُن کو
خدا کے کسی کو بھی نہیں ملے گا نہ فرشتہ بھی نہیں اور وہ اس آیت کا

لفظ ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کہ عہد تولد کے عمل کی یاد
ماہ دس دن ہوتی ہے جب ۱۴ مہر مہر ہو گئے تو اب باقی دس دن
کیونکہ خبر نہیں ہوتی کہ کون سے دن وضع صل ہوگا مگر ہر ایک کی
پچھ جتنے کی گھڑی کا منتظر رہتا ہے یہی قیامت کا نام ہے
ہے کہ اُس ساعت کی خبر نہیں خدا کی کتاب میں جو اسے علامات ہوگا
ہے کہ اُسے کوئی آدمی قریب قریب اُس زمانہ کا پتہ بھی دے کر اُس ساعت
کی کسی خبر نہیں ہے جیسے وضع صل کی ساعت کی کسی خبر نہیں ہے
ذکر سے بھی پوچھو وہ بھی کہہ گا کہ ۱۴ ماہ اور دس دن مگر جو پتہ
گذرے پھر فکر رہتا ہے کہ کبھی کو کون سے دن ہوگا یوں کہ عہد مہر
کہ جب ہر سال کے بعد قیامت تقریباً اب ۲ ہزار تو گذر گئے ہیں
قیامت تو قریب ہوگی مگر اُس گھڑی خبر نہیں۔

مولوی محمد علی صاحب علی نے ایک خط کا مضمون لکھا جو کہ
شریف سیٹھ منٹ سے آیا تھا اسکا خلاصہ یہ تھا کہ کشمیر سے پراگندہ
ایک پادری بنام فرانسس نے حال کیا ہے جو کہ دو ہزار سال کا
اسمیں مسیح کی آمد کی اور اس کے سخی ہوئی پیشگوئی ہے حضرت اقدس
فرمایا کہ بعض وقت پادری لوگ عیسوی مذہب کی عظمت کو
کرائیے دے دیا جیسے مصنوعات کا کام لیتے ہیں ہمارے لوگ لکھا
یہ ہے کہ اگر اس شخص کی شکست کا ذکر ہو تو سمجھنا چاہیے کہ حضرت
کیونکہ خود عیسوی کے اس میں تائید کا عقیدہ تھا یہ بعد میں من
ہوا ہے۔ پھر اس امر پر مذکر ہوتا رہا کہ قیامت اہل فطرت کی ہے
یا یسوع حضرت اقدس نے فرمایا کہ پھر ان عیسوی ہی ہے تمام عرب کی
ہی یسوع کا ذکر کرتے انکا شعاع عرب میں بھی نہیں پایا جاتا جو کہ عیسوی
تھے اسیے مصلحت اُنھوں نے کسی موقع پر عیسوی کو ہر کہ یسوع کا
یہ بھی توجہ سے کسی اور ہی کا نام آج تک نہیں اُس وقت انھیں کا
اُنکا اور مذہب بھی انھیں کا اُنکی ایسا ہی کسی کا شعر ہے شعر
نہ کہ نہ کہ ہمارا کار اُنکا | اہل اللہ بات الہی بار اُنکا
حکیم نور الدین صاحب نے فرمایا کہ ساری انجیلوں میں ہیں عیسوی کا
نام نہیں آیا یسوع کا آیا ہے۔

اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب لکھوئی ایک نظم سناتے رہے
جس میں (اقی جھٹل منن آلا ادا انا تاتک کی انیڈیاں آنا
ذلت اور ذلیلوں کا ذکر تھا جو کہ آج تک بعض عدوان دین کو پہنچ
چکی ہیں۔ پھر ایک اور دستری صاحب اپنی نظم مشورہ پر صفا میں انکو
دور کا نہ کہ انکو بہت محال ہو چکے سنا تے رہے پھر بعد غرض
حضرت اقدس کی تشریف لے گئے

۹ نومبر ۱۹۰۲ء روز شنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں ظہر کے وقت
چار اصحاب نے بیعت کی اور سوائے سب سے بڑے کوئی مجلس اقدیر
نہیں ہوئی باعث کثرت کار کے حضرت کو تشریف نہیں لے گئے۔
مغرب و عشا [حضرت اقدس صبح محول بعد نماز نماز مغرب شریف
جلوہ افروز رہے اور پھر حضور مشورہ انصاف دے کر انکی توجہ
ہے اُس کے متعلق زبان مبارک سے اور شاہ فرمایا کہ اسکی مسندت دل

مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۸۲ء بروز

فجر
چهارشنبہ
کی نماز حضرت اقدس نے جماعت ادا کی۔
تھوڑے عرصے میں جو کثرت کام ظہر و عصر کی نمازیں جمع کی گئیں
اس وقت قابل تذکرہ کوئی بات نہیں ہوئی
اور حضرت اقدس تشریف لے گئے

مغرب و عشاء

اس وقت مفتی محمد صادق صاحب فرسائی لکھنؤ
ایک انگریزی رسالہ لکھا ہے اس میں لکھا ہے
کہ ان ایام میں دنیا میں مختلف مقامات پر بڑی کثرت سوزندہ آ رہے ہیں
آتش مادہ زمین سے نکل رہے ہیں اور زمین اونچی ہوئی جاتی ہے زمین
محققین سے لکھا ہے کہ دنیا کی تعمیر سے تعمیر تو زمین کے اس طریقہ
تعمیر کی کہیں خبر نہیں ملتی۔
حضرت اقدس سے فرمایا کہ یوں تو زمین سے ہمیشہ کانیں نکلتی رہتی ہیں
اور آتش و فتن ہوا پھٹتے رہتے ہیں مگر یہ خصوصیت سے ان زلزلوں
کا اور زمین کا اٹھنا یا آخری زمانہ کی علامتوں سے ہے اور ہر جہت
از مشرق و مغرب اٹھنا اسی کی طرف اشارہ ہے زمانہ بتلا رہا ہے کہ
ایک نئی صورت اختیار کر رہا ہے اور نہ تو ان خاص تعریضات میں
کونا چاہتا ہے۔

حکیم فردوس صاحب نے عرض کی کہ ہوا آج تک اس کثرت سے زمین سے
نکلا ہے کہ اگر ایک کچھ کا حصہ تو ایک اور پہاڑ بنا رہا ہے سو یہ
کانوں کی آج تک نہ نہیں ملی کہ کاننگ نیچے نیچے نکلتا آتا ہے۔
حضرت اقدس نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے بھی سونا اور چاندی کو چھوڑ کر
انڈیا اٹھا لیا ہے یہ کہہ رہے ہیں یہی نئی انسان کے لئے زیادہ
نفع رساں ہے

پھر کلام کے مجوزہ پر فرمایا کہ صحف و زکام میں یاد رکھنے کے لئے مجھے یہ
نشان ہوتا ہے اور کوئی نہیں یہ ہے ایک ختم نبوت کا نشان تھا اب بھی
قرآن شریف کو جو کوئی دیکھے گا تو اسے وہ مجرہ ہی نظر آئے گا اگر موسیٰ کا
سوا نہیں اس شان کا ہوتا تو چاہیے تھا کہ وہ کسی صند وق میں جگہ
مخفہ چلا آتا اور یہودی لوگ اسکی زیارت کو آتے کہ موسیٰ کا سوا نہیں
جسے اس نے سانپ بنایا تھا۔ یہی حال مسیح کے مریدوں کی صحت کا
ہے۔ اب تو یہ عیسائی لوگ پچھتاتے ہوئے کہ کاش عیسیٰ ہوا کوئی کتاب
ہی بنا کر چھوڑ جاتے مگر یہ خاص صفت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور کسی
نبی کا نہیں۔

پھر مفتی صاحب ڈوٹی کا اخبار سنا رہے۔ اس کے بعد مولوی
محمد علی صاحب سیالکوٹی نے ایک نظم بردن وارث شاہ کے حضرت
کوشانی جس سے حضرت بہت خوش ہوئے پڑھایا جو درلاس سے
آئے ہوئے ہیں انکی نسبت حضرت اقدس اور حکیم صاحب اور مولوی
صاحب یہ تذکرہ کرتے رہے کہ اس شخص کے دل میں کیا شوق ہے
کہ اتنا دور دراز مسافت طے کر کے زیارت کے لئے آیا ہے

حالانکہ نہ ہماری بایں ہمہ کتنا ہے نہ انگریزی جانتا ہے حضرت
نے فرمایا کہ اندھا دھن کی نیت پر ثواب دے دیتا ہے
پھر نماز عشاء ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے۔
مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۸۲ء بروز پنجشنبہ
نجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی بیعت کثرت کا
سیر کو تشریف نہیں لے گئے اور ظہر و عصر کی نمازیں بھی اسی
جمع ہوئیں۔

مغرب و عشاء
نئی روشنی کے تعلیم یافتہ جو کہ خدا اور اس کے
رسول اور اس کے احکام کو جواب دے بیٹھے ہیں انکے فکر فرمایا
کہ وہ خدا حسین صلا حقین حقین ہیں وہ ان سے بالکل دور ہو گیا
ہے جیسے کہ خدا کو اس ہے اس صورت میں ان کا پر خدا سے کیا
تعلق اور جیکو یہ مذہب کہتے ہیں انکو کچھ بیٹھے ہیں (گویا خالی)
کا منصبے طالب سب اکو دیا ہے) جب دنیا اور جب جاہ نے
انکو اندھا کر دیا ہے۔

ایک شخص نے ذکر کیا کہ ایک غنی میں ایک غمخوار ہے ایک علی غلام
کے طالب علم کی طرف سے کا حضرت صلح بھی گناہ سے خالی تھے
اگرچہ اور انیاء سے بزرگ ہیں جیکو گناہ ان سے زیادہ تھے حضرت
نے فرمایا کہ اصل میں یہ لوگ مذہب کے خارج ہیں خدا کا خوف طلق
نہیں صرف کہہ کا ہے۔

پھر مایوں کا ذکر میل پڑا ایڈیٹر حکم نے بتلایا کہ محمد ہندسے
و بانی لفظ پر محمد بنو کو لکھا ہے نہ خلاف بہت چک چک ہے حضرت
نے ان دبا یوں کے اخلاق اور ادب رسول پر ایک ذکر کیا
سنایا کہ ایک دفعہ آپ انتر میں تھے تو غزوہ کے چند روز
نے آپکو چلے دی جو حضرت اقدس کے دہنے ہاتھ میں تھیں
سے ضرب پائی جوی ہوا اور وہی کو صدمہ پہنچا ہوا ہے آپنے دایں
ہاتھ سے چپائی لی تو اس پر غزوہ صبا جان لے۔ تو بلا وجہ حیات
کے کہنا شروع کیا کہ خلاف سنت ہے آپنے انکو سمجھایا کہ
آداب اور روحانیت بھی سنت ہے پھر انکو اصل وجہ بتلادی گئی
اسکے بعد ان لوگوں نے آپ پر یہ اعتراض کیا کہ آپنے اپنی تعقیقات
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت تعریف کی ہے اس قدر چاہئے تھی
ہم تو انکو اس قدر مانتے ہیں بقدر حدیث سے ثابت ہوتا
ہے کہ انحضرت کا مرتبہ بن بن بنتی سے بھی زیادہ نہیں ہے۔

جسمانی طور پر بقدر ترقیات آج تک ہوئی ہیں کیا وہ پہلے
زمانہ میں نہیں اسی طرح روحانی ترقیات کا سلسلہ ہے کہ وہ چوتھے
ہوئے پیغمبر خدا صلح ختم ہوا خاتم النبیین کے یہی سے ہیں
جب ان دبا یوں کی حالت ہے تو پھر انحضرت سے کوئی
پہنچت کر سکتے ہیں اور کیا باور دے سکتے ہیں۔

فرمایا کہ لڑل ان لوگوں کو کبھی راضی نہیں ہوا اور مجھے یہ خوش
کہی نہیں ہوئی کہ مجھے وہاں کیا جاوے اور میں نام کسی کتاب
میں وہاں نہ لکھتا ہوں ان کی مجلسوں میں بیٹھا رہا ہوں شبیہ
لفانی کی بات تو رہی ہے۔ یہی معلوم ہوا کہ ان میں نہ چاہا ہے
مغرب و عشاء مولوی عبدالحکیم صاحب کی طبیعت ملین

منو بال کل نہیں ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اپنی اشاعت اللہ میں
یہ بات کہیں کہ ایک صاحب الہام یا ہل کشف مجھ کو حدیث کو ضعیف
یا ضعیف کو مجھ قرار دیکتا ہے کیونکہ دو کشفی حالتیں انحضرت
سے اسکی تعریف کر لیتا ہے گناہ میں بیٹے التزام رکھتا ہے کہ میں تو
کشف اور الہامات پر عمل نہیں کرتا جیکو قرآن اور سنت اور
مجھ حدیث اسکے ساتھ نہ ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جاوے کہ
جب عبد اللہ غزوہ ای حادثہ میں اس طرح دخل دیکھتے
تھے تو پھر حکم لے کیا لگا دیا ہے کہ اسے ہر ایک رطبے
بایں ماننے پر مجبور کیا جاتا ہے شیعہ ہندسے جو مخالفت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کرنا چاہتے تھے انکے اغراض کے برتار
ہوئے ہیں ان میں دو تھیں ہوتی اگرچہ وہ جلد جاتی رہتی ہے
خدا کے واسطے دوستی ہو تو وہ باقی رہتی ہے وہ ذات پاک تو
ہے وہی دونوں پاکیزگی پر تپا ہے اور سینوں کو کہہ دو تو نے
صاف کرتا ہے۔

شیخ فضل حق صاحب نو مسلم پشاور سے آئے ہوئے تھے انکی موجودہ
حالت پر فرمایا کہ ان میں جو چاہا مسلمان ہوتا ہے اسے مسکرنا پڑتا ہے
مجاہد پر بھی ایسے زمانے آئے ہیں کہ بکالہا اگر گناہ کے بعض
وقت ملو بھی یہ سبب آتا ہے کہ انسان کسی کے ساتھ بھلائی نہیں
کر سکتا جیکو خدا بھلائی کو جو جب انسان تقویٰ اختیار کرتا
ہے تو خدا اسکے واسطے دروازہ کھول دیتا ہے میں یقین اللہ
بھی لے لہذا مجھ صاحب ایمان لاؤ اس سبب کہ حاصل ہوگا
استقامت چاہئے انیادوں کو جقدر درجہ جانتے ہیں استقامت
سے ملے ہیں اور یوں خشک نمازوں اور روزوں سے کیا ہوگا

اسکے بعد میں احباب نے معیت کی حضرت اقدس فرمایا کہ جو بیت
کی اوپر آؤں تک قائم رہو تب خدا ماضی ہوتا ہے۔
طاہر عوں کے ذکر پر فرمایا کہ کسی کے ذمہ دار نہیں ہو سکتے
خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو شخص تقویٰ اختیار کرے گا وہ اسکو
نجات دے گا اس تقویٰ انسان کو ہماری جماعت واصل مطعون تو ہوئی
ہے کہی نہیں کا نشانہ ہی ہوئی ہے اس طرح سے طاہر عوں
اپنا کام اس میں کر چکی ہے۔

ایک صاحب حکیم صاحب کی معرفت کیا اگر بعض واقعات
خدا کو نادل کے پر اے میں بیان کیا جاوے تو یہ موصوب تو نہیں
ہے فرمایا اس میں مصیبت نہیں ہے مطالعہ سمجھا لے کو سنے
ہمیشہ زید و عمرو بکر کا ذکر فرمائی طور پر کہہ لیتے ہیں خود تعزیرات ہند
میں مثالیں موجود ہیں پھر نماز پر حضرت اقدس تشریف لے گئے

مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۸۲ء بروز جمعہ
آج فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی محمد غازی
سید اقصیٰ میں ادا کیا گیا اور بعد نماز جمعہ حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
مرحوم کا جنازہ پڑھا اور عصر کی نماز بھی حضور علیہ السلام
نے باجماعت ادا کی۔
مغرب و عشاء مولوی عبدالحکیم صاحب کی طبیعت ملین

اس سلسلے کے بعد آج مغرب اور شامی نماز حکیم صاحب کرم اللہ وجہہ نے پڑھائی بعد ازاں اسے نماز صبح حضرت آذین صاحب دستار نشین پر جلوہ گر ہوئے مولوی محمدی صاحب سیالکوٹی نے حضرت طلب کی کہ میں جاکر صبح پندرہ روزہ پڑھاؤں وہ مجھے پھر پرانی نظم کے پیرا میں حاضر کے سلسلے کی تبلیغ اور انعام بخش کر دیکھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ بہت عمدہ کام ہے اور اس زمانے کا یہی چاہیہ ہے جو لوگ پنجابی تھے میں آپ ان کا لئے بہت شکر کرتا ہوں۔

پھر اس بعد مولوی صاحب سومون پٹی نقیب شاہ احمدی کا سن سنا ہے۔

جو کہ انہوں نے ایک عزم اور شہ طرز پر سلسلہ احمدی کی تائید میں پنجابی نظم تصنیف کی ہے۔ اور شہید بوقر علی صاحب ترازب کے مطبع انوار احمدیہ میں طبع ہوئی ہے۔ نظم سننے کے بعد سید نور شاہ صاحب نے لالہ دھاپا کی طرف سے عرض کی کہ راکھو انہوں نے ایک نال کیا کہ اسلام کے سوا غیر مذہب کے لوگ جو جی کر سہن کر کیا ان کو نجات ہے کہ نہیں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نجات ہی کو توں سے نہیں ملے گا خدا فضل سے ہوا کرتی ہے اس فضل کے حصول کے لئے علاقائی نے جہاں قانون بنا دیا وہاں ہے وہ بھی باطل نہیں کرتا وہ قانون ہے کہ ان کے نظم جنہوں اللہ فاعل یعنی مجاہد اللہ اور منشی خیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ اگر آپ دلیل چاہیں تو یہ ہے کہ نجات ایسی ہے جس میں ہے لکھو برکات اور قرآن کا پڑھنا لکھو قرآن کے بعد جہاں ملے لکھو نجات تو وہ امر ہے کہ جس انشراح میں دینا میں ظاہر ہوئے ہیں کہ نجات یافتہ ہیں کہ ایک ہشتی زندگی اسی دینا میں ملتی ہے دوسرے مذاہب کے پابند بھی اس سے محروم ہیں اگر کوئی کہے کہ اللہ اسلام کی بھی یہی حالت ہے تو ہم کہتے ہیں کہ وہ اسی نے اس سے بے نصیب ہیں کہ کتاب اللہ کی پابندی نہیں کرتے اگر کوئی شخص کے پاس وہاں ہوا وہ اسے استعمال نہ کرے اور لاپرواہی سے نہ کہتا دوسرے تو وہ ہر حال اس کو فائدہ کو محروم رہیگا یہی حال مسلمانوں کا ہے کہ ان کے پاس قرآن جیسی پاک کتاب موجود ہے مگر وہ اس کے پابند نہیں ہیں مگر لوگ خدا کے کلام سے اعراض کرتے ہیں وہ تو ہمیشہ الزار و برکات سے محروم رہتے ہیں پھر عوام بھی دو قسم کے ہوتے ہیں ایک صوری اور معنوی یعنی ایک تو یہ ہے کہ

دوسرے یہ کہ اعتقاد میں ہو اور انسان کو انوار و برکات کو جہت نہیں مل سکتا جب تک وہ اس صراط عمل نہ کرے جس طرح خدا فرماتا ہے کہ کو انما یصلح الصفا قبلین بات یہی ہے کہ جس سے جیگتا ہے اور یہی قاعدہ ابتدا سے چلا آتا ہے پھر خدا آئے تو آپ کے ساتھ برکات اور انوار تھے جن میں سے صحابہ نے بھی مقدر لیا یہی صراط خیر کی لاگ کی طرح آہستہ آہستہ ایک لاکھ تک انکی نوبت آئی اور اس سے بڑھ کر دلیل ہے کہ سوائے اسلام کے اور کسی مذہب میں برکات نہیں ہیں اور اسلام کے سوا اور کسی مذہب میں

رکھا ہوا کیا ہے ہندوؤں کو دیکھو بت پرست ہیں عیسائیوں سے ایک عاجزان انسان کو خدا بنا کر اپنے لگ کر کوئی کہے کہ ہم بت پرست نہیں ہیں تو جب ہم اس کی تعریف کر دینگے تو بت کر دینگے آریہ لوگ خیر اللہ کی پرستش کرتے ہیں خود کلام خدا کا نشانہ نہ دیتا اور یہ دعویٰ کرتے ہیں خدا سے ملے گا پھر ان کی بات پر حیرت میں ہے کہ اسے گونگ سمجھ کر اندر سے جو گونگ ہیں ان کی بات پر جو شخص دعویٰ کرتا ہے کہ میں خدا کے کلام کو سمجھتا ہوں پالوں گا وہ بھی شکر و حجت کی گنجی تو خدا کے ہاں بت پرست ہیں جسکے لئے چاہئے اسکے دروازے کھول دے خدا بار بار یہی فرماتا ہے کہ رسول کی پیروی کرو اگر ایک بار جو اولیٰ معین لاکھوں ہیں ان میں سے گرجینک باغبان اجازت دے تو کوئی مسلمان ایک ہی نہیں کہہ سکتا۔ اس صراط جہاد میں اس کی قسم کی بات ہے اور یہی ہے جو میں نے بیان کیا ہے کہ انسان کی اجازت چلو کوئی کہے اسے اس صراط جہاد کی حقانیت کی حقانیت کے حال کر کیا کیا ہی طریق ہے اور یہ اہم سے اس صراط جہاد کا ہے اس میں بحث کی بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہر ایک نور اور معرفت کی لیل اور جہاد میں ہی ہوتی ہے انسان کا جسے پہلا جہاد ہے یہ ہے کہ خدا ان کے لئے تقویٰ بخشے جو دل پر لکھ دے نہیں یا کیا یہی ہے کہ ان کے فائدہ ہے اگر کوئی ہمارے پاس اگر ایک خدا کا کوئی نہ کر دے تو کیا اسے ہم کو امت عجمیہ دینگے یا نہ ہی ہے کہ انسان کی زندگی پاک ہوتا ہو اور تقویٰ جو یہ نماز و شکر و حق و انوار تشریف دینگے +

مورخہ ۱۵ ربیع الثانی ۱۲۹۰ھ بروز شنبہ

خیر اس وقت کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی +

سیر پورہ وغیرہ غایت عجاظہ اور عجیبہ بہ طرز ہی ہے +

ظہر اس وقت حضرت اقدس ان آیات الہی کا ذکر کرتے ہیں جو کہ ان ایام میں حضور کی فتح نصرت اور قبائل کے شامل حال ہوتی جاتی ہیں اور کس طرح سے ایسے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں کہ تمام دشمن گرفتار ہوتے جاتے ہیں ایک طرف نماز ادا کی کہ تعصیف کو دیکھو جسے حضرت نے در نومبر ۱۹۰۲ء سے شروع کر کے چند ایام میں ختم کیا اور ۱۵ تاریخ تک وہ ایک صفت شکن حد کی طرح دشمن پر جا پڑی اس کتاب کی تعصیف کی جو کیفیت ہے ہم اس سے قریب قریب پر کیا بیان کر سکتے ہیں وہ تو صرف دیکھو یہ محض ہی جو لوگ ان یا کرتے رہے حضرت اقدس نے اسکی تائید میں فرمایا کہ جب میں قادیان میں موجود تھے وہی اسے خوب جانتے اور سمجھتے ہیں اور یہ خدا کا بڑا عظیم کس طرح اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے میں ہر ایک کام اپنی جان پر حرام کرنا ہے اور رات اور دن کو ایک کرتا ہے اور خدا کی دین کا بل بالاکر کس طرح اس کا اور دشمن سمجھتا اور اس کی حرکت اور سکون علت غائی بنا ہوا ہے اگر یہ اس کی کیفیت بندہ ایک نقصان اور اخبارات کے ہر ایک اصل و لکھو کچھ نہ کچھ معلوم ہو سکتی ہے مگر پورے طور پر اسے وہی لوگ مشاہدہ کرتے ہیں جو کہ حضرت اقدس کے قیام میں تھا وہ روز ہر شنبہ رات کا عالم ہے لوگ اپنے اپنے گروں میں محاف لے لے کر سو رہے ہیں مگر ایک خدا بندہ ہے

کہ رات کے تین تیس بجے کبھی چراغاں میں رہا ہے کافر اندر سے کھڑا ہوئی قلم چل رہا ہے مکان کے دروازوں کی اندر سے کھڑا ہوئی قلم چل رہا ہے کبھی نہیں کہ لکھ رات ساری بیداری میں گذاری ہے تو چلو دیں کہ ایک آدھ گھنٹہ آرام کر لیں نہیں فوجی نماز جو کہ آجکل ہے کے قریب ہوتی ہے اس میں اور باقی کل نمازوں میں شریک ہوتا ہے نہیں اور کوئی شکایت کسی کم کوئی بات کان کی زبان پر نہیں آتی پر نہیں اور کا تب کا پی پرانی اور پروف پر پروف لکھ رہا ہے میں آپ انکو دیکھتے ہی جانتے ہیں سمجھتی فرماتے ہیں اور کہتے ہیں جانتے ہیں پہلا ایسی معرفت میں کوئی گہری ایسی کل سکتی ہے جس سے دن کو سونے کا کوئی موقع ملے اور اس قسم کا جہاد ہے کہ اس میں مشکل سے کوئی غیر حصہ لے سکتا ہے لکھو آریہ کیا ہاں ہو تو اس میں تو ہر ایک شریک ہو جاوے مگر وہ دل اور دماغ اور وہ روانی جو کہ خدا نے اپنے پیارے مہدی اور ہم کو عطا کی ہے کوئی دوسرا کہاں سے لائے کہ خدا کی قیام میں آپ کا تہننا کے فریضہ یہاں رہتے دلوں کو اس قلمی جہاد کی کچھ کیفیت نظر آسکتی ہے جو اس زمانہ میں خدا پر ایک بندہ سے کر رہا ہے اور اس دفعہ جو مضبوطی کا پکڑ رہا تھا وہ اس وجہ سے ایک نہیں اور سخت مشکل مضمن تھا کہ اس میں تاریخ کے طور پر لکھ۔ واقعہ حقیقہ کیا ہاں کرنا تھا یعنی وہ کے مقام پر جو مباحثہ ہو چکا ہے اسات پر آپ کو تحریک من جانب ہم ہوئی اور وہ مباحثہ جسے قبل ازین حضرت اقدس بالکل اشاعت کرنا بھی پسند نہ فرماتے تھے خدا کے فضل اور کرم سے ایک عظیم الشان بن گیا اس میں دس ہزار روپیہ کا انعامی اشتہار ان میں ملے پورا کے واسطے سے جو اسکی نظیر پیش کر سکیں۔ فریضہ خدا تعالیٰ کے محض فضل و کرم سے دشمنوں کی ہر طرح کی گرفتاری پر مسرت ظاہر ہوتی رہی اور حضرت اقدس یہ نماز پر کثرت سے لگے تھے اس وقت کی نماز حضرت اقدس نے جماعت ادا کی۔

مغرب و عشاء

حضرت اقدس سب معمول بعد ازلے نماز مغرب شہ نشین پر جلوہ افروز ہوئے اور بعض مریضوں کے حالات اور انہیں فوری تیز جلاویں سمجھ کر جو عمدہ نتائج پیدا ہوئے تھے انکا ذکر حکیم نور الدین صاحب قریب قریب فرمایا کہ جب میں طاعون کثرت سے پہلی تو وہاں سے نیا لکھیں محمد ابراہیم صاحب پٹنہ نے مجھے لکھا تھا کہ ایک بار آپ تشریف لائے اور مفید علاج اسکا دیکھا گیا ہے کہ طاعون کے آثار خود بخود چلے جی ہاں تو کہہ کے قریب گھنٹہ ساٹھ مریض کو بچا دیا گیا ہے تو اسے بہر فیض خدا عز ورا تمام ہو گیا ہے۔

اس کے بعد علی حکم حضرت صاحب اعجاز احمدی کا اردو حصہ مضمن کا شیخ یعقوب علی صاحب ترازب لکھ آواز سے پڑھ کر اسباب کو سناتے رہے پھر نماز عشاء ہوئی اور حضرت اقدس تشریف لے گئے۔

احمدیہ سلسلہ اور اسکے متعلقات کی خبریں

مولوی سید محمد حسن صاحب امری امر دہ سے واپس تشریف لائے۔

اس ہفتہ میں ایک عظیم الشان نشان اجماع احمدی کے نام سے احمدیہ شیعہ کی تائید میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوا۔ اس میں دس ہزار روپیہ انعام مولوی ثناء اللہ صاحب امری اور دیگر مولوی صاحبوں کے لئے ہے جو اسکے عربی تصدیق و تفسیر میں دن میں پیش کریں اور دو دیا چاند میں جو دلائل و برہان ہیں انکو توڑ کر دکھلا دیں یہ رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پانچ دن میں طیار کیا ہے اور عربی تصدیق میں ان تازہ واقعات کا ذکر ہے جو مدہ کے مباحثہ کے متعلق ہیں اب اس کے بعد کوئی مغرض سلسلہ مخالفین کے لئے نہیں ہے۔ اپنے احباب کی خاطر ہم اجماع احمدی کا اردو البتہ کے صفحوں پر درج کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عہدہ فصلی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ضمیمہ کتاب نزول مسیح علیہ السلام

مقدمہ شعبان ۱۳۲۲ھ بروز شنبہ مطابق ۱۸ نومبر ۱۹۰۳ء جس کے ساتھ دس ہزار روپیہ کے انعام کا اشتہار کیا گیا تھا افتتاح بینا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاعلین اور ہمارے قوم میں تپا فیصلہ کر دو تو ہی کر جو سب سے بہتر فیصلہ کر نیوالا ہے۔

ایسا انظر و ان ارشدکم اللہ رب صاحبہ ویرا ضحہ ہو کما مضون کے لکھنے کی اس لئے ضرورت پیش آئی کہ موصوفہ مرقعہ میں باہر فرشتی محمد مصطفیٰ صاحب کے میرے دو غلصہ دوست ایک مباحثہ میں گئے ہماری طرف سے مولوی نذیر سرور صاحب مقرر ہوئے اور فریق تانی نے مولوی احمد صاحب امر سے طلب کر لیا اگر مولوی احمد صاحب اس بحث میں خیانت و چوٹ کی کام نہ لیتے تو جس کو کچھ لکھنے کی ضرورت پیش نہ آتی لیکن چونکہ مولوی صاحب موصوفہ میری پیشگوئیوں کی تکذیب میں دو غلوئی کو اپنا ایک فرض سمجھ لیا اسلئے خدا نے مجھے اس مضمون کے لکھنے کی طرف توجہ دلائی تاہم دسے شود ہر کرد و رش باشد تاہم نہ منصفین ہماری تکرار شل اسحیح کے پیر منور و لون جہیں دیرہ سونشان آسمانی صد ہا گوہوں کی شہادت کیساتھ لکھا گیا ہے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ میری تائید میں خدا کے کمال اور پاک نشان بارش کی طرح برس رہی ہیں اور اگر ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے تمام

گوہ لکھنے کو جائیں تو میں خیال کرتا ہوں کہ وہ ساہتہ لاکھ سے بھی زیادہ ہونگے گروہوں کے مقصد اور دنیا پرستی ایک ایسا لغتی لوگ جس سے انسان دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتا، دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتا اور سمجھتے ہوئے نہیں سمجھتا۔ مجھ اس خدا کی قسم سے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ نشان جو میری لئے ظہر کئے گئے اور میری تائید میں ظہور میں آئے اگر وہ انکو گواہ نہ ہو جگہ لکھنے کو جائیں تو دنیا میں کوئی بادشاہ ایسا نہ ہو جو اسکی قسمی ان کو گواہوں سے زیادہ ہو۔ تاہم اس زمین پر کیسے کیسے لگا ہوا ہے کہ ان نشانوں کی پوری لوگ تکذیب کر رہے ہیں۔

آسمان نے بھی میرے لئے گواہی دی اور زمین نے بھی۔ مگر دنیا کے اکثر لوگوں نے مجھے قبول نہ کیا۔ میں وہی ہوں جسکے وقت میں اونٹ بیکار ہو گئے اور پیشگوئی نبوت کریم و اذ اللعشار عطلت پوری ہوئی اور پیشگوئی قد ولید توکنت القلہ فلہی علی سائے اپنی پوری پوری چمک دکھلا دی۔ یہاں تک کہ عربیہ و عجمیہ ان نشانوں پر ایمان و جرات دے لے اپنے چروں میں بول لگے کہ مدینہ اور مکہ کے دیوانہ جو ریل طیار ہو رہی ہے یہی اس پیشگوئی کا ظہور ہے جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھی جو مسیح موعود کے وقت کا نشان ہے۔ ایسا ہی خدا کی تمام کتابوں میں فرمائی گئی تھی کہ مسیح موعود کیوت میں طاعون پیلے گی اور حج روکا جائیگا اور ذوالسنین ستارہ نکلیگا اور ساتویں ہزار کے سر پر وہ موعود ظاہر ہوگا جو مقتدر ہے جو دمشق کی شرفی سمت میں اسکا ظہور ہو اور نیز وہ صدی کے سر پر اپنے نہیں ظاہر کرے گا جبکہ صلیب کا بہت ظہور ہوگا سو آج وہ سب باتیں پوری ہو گئیں اور میری تائید میں میرے ہر خدا نے بڑی بڑی نشان دکھلائے۔ آتم کی موت ایک بڑا نشان تھا جو پیشگوئی کے مطابق ظہور میں آیا۔ باران برس پہلے ہوا ہیندو جن بیلہ میں بھی اسکی طرف اشارہ کیا گیا تھا اور ایک حدیث بھی اس واقعہ کی خبر دے رہی تھی مگر شریرو لوگوں نے اس پر چٹھکائی اور قبول نہ کیا اور اس پیشگوئی کی یہ عادت تھی اور پیشگوئی اسلام نہیں کی گئی تھی کہ وہ عیسائی ہے بلکہ جب کہ اس مباحثہ کے رسالہ میں کا نام عیسائیوں نے جنگ مقدس کہا ہے لکھا ہے سب اس پیشگوئی کو نیچو ہی ہٹا کر اپنے اپنی کتاب ساز و نہ بائبل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دیا ہے کہ ہاتھ اسکا مسیح پیشگوئی کرنے کی قوت قربا استرادیو کر و ر و سادہ لکھا ہے کہ سب اس پیشگوئی کی کاپی ہے کہ تم نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا ہے ہاتھ اسو تم اگر اس لفظ سے رجوع نہیں کرو گے تو ہندوہ جہنہ میں ہلاک کئے جاؤ گے

سوا اتم سفاسی مجلس میں سچے کہا اور کہا کہ مخالفین نے آنحضرت کی شان میں ایسا لفظ کوئی نہیں کہا اور دونوں ہاتھ اٹھائی اور زبان منہ سے نکالی اور رزقے ہونگے زبان سے نکال کر لیا جسکے نہ صرف مسلمان گواہ بلکہ چالیس سے زیادہ عیسائی بھی گواہ ہو گئے پس کیا یہ جمع نہ تھا! اور کیا اسکا ڈرنا اور معاد پیشگوئی میں اسن بحث کو بجلی ترک کر دینا جو ہمیشہ میرے ساتھ کرتا تھا اور نیز شیخ غلام حسن صاحب مرحوم رئیس اعظم مدرسہ کے ساتھ بھی اور میں غلام انبی صاحب برادر دیاں مسلمان صاحبے حرم وکیل امرتسر کے ساتھ بھی کیا کرتا تھا کیا یہ دلیل اس بات کی نہیں ہے کہ وہ ضرور دے را۔ اور کیا اسکا امرتسر چھوڑنا اور غربت میں خاموشی نہ کرنا اور اکثر لوگ سے ہٹنا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اسکا دل ترساں اور گڑاں ہوا۔ اور کیا اسکا باوجود چار ہزار روپیہ دینے کے قسم نہ کھانا حالانکہ ثابت کر دیا گیا تھا کہ عیسائی مذہب میں جو اس قسم کے خود مسیح بھی تم کہاں آؤ پورے جسے اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ وہ ڈر گیا پس کیا اسکا نہ جال کھنے کے قول سے کھار جو جمع ثابت نہیں ہوا اور کون ثابت کر سکتا ہے کہ بعد اسکے اس نے پیشگوئی کی یہ عادت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کر کے لکھا اور ہر اوجہ اس کے عیسائی میری پیشگوئی میں تھا کہ اذ صاوق کی زندگی میں مرا جائیگا کیا وہ میری زندگی میں نہیں مرا لگا پیشگوئی پتھی نہیں تھی تو مجھ کو کھلا دے گا ہاتھ لکھا اسکی عمر تو میری عمر کے برابر تھی آخر قریب ۴۰ سال کے اگر شک ہو تو اسکی پیشین کے کاغذات دفتر کدائی میں دیکھ لو کہ اب اور کس عمر میں اس نے پیشین پائی پس اگر پیشگوئی صحیح نہیں تھی تو وہ کیوں میرے پہلے مر گیا خدا کی لعنت ان لوگوں پر جو جھوٹ بولتے ہیں جب انسان یا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے کیے کون اسکو روکتا ہے۔

دیکھو لیکھ ام کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی اس میں صاف بتلایا گیا تھا کہ وہ چہر برس کے اندر قتل کے ذریعہ سے ہلاک کیا جائیگا اور عید کے دن سے وہ دن ظاہر ہوا ہوگا وہ کیسی صفائی سے پوری ہوئی یہاں تک کہ شیخ علی شاہ دہلی کلکٹر وغیرہ ہزاروں لوگوں نے جو چار ہزار سے قریب ایک محضر بنا دیا تھا کہ لکھنؤ کمال صفائی سے یہ پیشگوئی پوری ہو گئی حالانکہ یہ لوگ مخالف جماعت میں تھے مگر پھر بھی یہ ناخدا ترس نام کے مولوی مانتے نہیں۔ انہیں کے معزز بڑے بڑوں کے ہاتھ کی لکھی ہوئی شہادتیں موجود ہیں بلکہ اس محضر نامہ میں سے ہندو بھی ہیں مگر تاہم تعصب ایک ایسی چیز ہے کہ انسان کو اندھا کر دیتی ہے یہ پیشگوئیاں ایسی ہیں کہ ایک استبداد کے لکھنؤ کرانہ جاری ہو جائیں گے مگر پھر بھی یہ لوگ کہتے ہیں کہ کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ یہ خیال نہیں کہ کتنے کتنے